بڑا صاحب نصیب ہے اور اگر (ایسے وقت میں) آپ کو شیطان کی طرف سے (غصہ کا) کچھ وسوسہ آنے لگے تو (فوراً) اللہ سے پناہ مانگ لیا کیجئے، بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ (البشرط سلامت طبع کی قید سے یہ خدشہ دور ہوگیا کہ بعض اوقات شریر آدمی پر نرمی کرنے کا الٹا اثر ہوتا ہے، کیونکہ یہ صرف ایسے لوگوں سے محتمل ہے جو اپنی سلامت طبع کھو بیٹھتے ہیں اور وہ شاذ و نادر ہوتے ہیں)۔

مَعارف ومَسائل

شروع سورت سے یہاں تک منکرین قرآن اور منکرین رسالت و توحید سے خطاب ہے۔ ان کو حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی نشانیاں پیش نظر کرکے توحید کی دعوت پھر انکار کرنے والوں کا انجام اور عذاب آخرت و دوزخ کا مفصل بیان چلا آیا ہے۔ یہاں سے مؤمنین و کاملین کے حالات اور دنیا و آخرت میں ان کے اعزاز و اکرام کا بیان اور ان کے لئے خاص ہدایات کا ذکر ہے۔ مؤمنین و کاملین وہی ہوتے ہیں جو خود بھی اپنے اعمال و اخلاق میں مستقیم اور بے کم و کاست بالکل شریعت کے مطابق ہوں، اور دوسروں کو بھی اللہ کی طرف دعوت دیں اور ان کی اصلاح کی فکر کریں۔ اسی سلسلہ میں داعیانِ اسلام کے لئے صبر اور برائی کے بدلہ میں بھلائی کرنے کی ہدایت ہے۔

استقامت کے معنی پہلے جز کو لفظ استقامت سے تعبیر فرما کر ارشاد ہوا اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔ یعنی جن لوگوں نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب یقین کر لیا اور اس کا اقرار بھی کرلیا۔ یہ تو اصل ایمان ہوا، آگے اس پر مستقیم بھی رہے یہ عمل صالح ہوا۔ اس طرح ایمان اور عمل صالح کے جامع ہوگئے۔ لفظ استقامت کا جو مفہوم خلاصہ تفسیر میں بیان ہوا ہے کہ ایمان و توحید پر قائم رہے اس کو چھوڑا نہیں۔ یہ تفسیر حضرت صدیق اکبرؓ سے منقول ہے اور تقریباً یہی مضمون حضرت عثمان غنیؓ سے منقول ہے، انھوں نے استقامت کی تفسیر اخلاص عمل سے فرمائی ہے اور حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ

الاستقامۃ ان تستقیم علی الامر والنھی ولا تروغ روغان الثعالب۔ (مظہری)	استقامت یہ ہے کہ تم اللہ کے تمام احکام اوامر اور نواہی پر سیدھے جمے رہو، اُس سے اِدھر اُدھر راہ فرار لومڑیوں کی طرح نہ نکالو۔

اس لئے علماء نے فرمایا کہ استقامت تو ایک لفظ مختصر ہے مگر تمام شرائع اسلامیہ کو جامع ہے جس میں تمام احکام الٰہیہ پر عمل اور تمام محرمات و مکروہات سے اجتناب دائمی طور پر شامل ہے۔ تفسیر کشاف میں ہے کہ انسان کا رَبُّنَا اللّٰهُ کہنا جبھی صحیح ہوسکتا ہے جبکہ وہ دل سے یقین کرے کہ میں

ہر حال اور ہر قدم میں اللہ تعالیٰ کی زیر تربیت ہوں مجھے ایک سانس بھی اس کی رحمت کے بغیر نہیں آسکتا اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ انسان طریق عبادت پر ایسا مضبوط و مستقیم رہے کہ اس کا قلب اور قالب دونوں اس کی عبودیت سے سرمو انحراف نہ کریں۔

اسی لئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضؓ نے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اسلام کی ایک جامع بات بتلا دیجئے جس کے بعد مجھے کسی اور سے کچھ نہ پوچھنا پڑے تو آپ نے فرمایا، قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (رواہ مسلم) یعنی تم اللہ پر ایمان لانے کا اقرار کرو، پھر اس پر مستقیم رہو۔ مستقیم رہنے کی ظاہر مراد یہی ہے کہ ایمان پر بھی مضبوطی سے جمے رہو اور اس کے اقتضاء کے مطابق اعمال صالحہ پر بھی۔

اسی لئے حضرت علی رضؓ اور ابن عباس رضؓ نے استقامت کی تعریف ادائے فرائض سے فرمائی اور حضرت حسن بصری رحؒ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ تمام اعمال میں اللہ کی اطاعت کرو اور اُس کی معصیت سے اجتناب کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ استقامت کی جامع تعریف وہی ہے جو اوپر حضرت فاروق اعظم رضؓ سے نقل کی گئی ہے اور حضرت صدیق اکبر رضؓ اور حضرت عثمان غنی رضؓ کی تعریف بھی اسی کی طرف راجع ہے جس میں اعمال صالحہ کے ساتھ اخلاص عمل کی تاکید ہے۔ (تفسیر مظہری) جصاصؒ نے بھی مذکورہ تفسیر کو ابو العالیہؒ سے نقل کرکے اختیار کیا ہے اور ابن جریرؒ نے بھی۔

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ فرشتوں کا نزول اور وہ خطاب جو اس آیت میں آیا ہے، حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ موت کے وقت ہوگا اور قتادہؒ نے فرمایا کہ محشر میں قبروں سے نکلنے کے وقت ہوگا اور وکیع بن جراحؒ نے فرمایا کہ تین وقتوں میں ہوگا۔ اوّل موت کے وقت پھر قبروں کے اندر پھر محشر میں قبروں سے اٹھنے کے وقت۔ اور ابو حیانؒ نے بحر محیط میں فرمایا کہ میں تو کہتا ہوں کہ مؤمنین پر فرشتوں کا نزول ہر روز ہوتا ہے جس کے آثار و برکات اُن کے اعمال میں پائے جاتے ہیں۔ البتہ مشاہدہ اور ان کے کلام کا سننا یہ انھیں مواقع میں ہوگا۔

اور ابو نعیمؒ نے حضرت ثابت بنانی رحؒ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے سورۂ حٰم السجدہ کی تلاوت فرمائی یہاں تک کی آیت تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ پر پہونچے تو فرمایا کہ ہمیں یہ حدیث پہونچی ہے کہ مؤمن جس وقت اپنی قبر سے اٹھے گا تو دو فرشتے جو دنیا میں اسی کے ساتھ رہا کرتے تھے وہ ملیں گے اور اس کو کہیں گے کہ تم خوف و غم نہ کرو بلکہ جنت کی بشارت سنو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ان کا کلام سُن کر مؤمن کو اطمینان ہو جائے گا۔ (مظہری)

لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۭ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۔ فرشتے مؤمنین و مخلصین کو بتلائیں گے کہ تمھیں جنت میں وہ چیز ملے گی جس کو تمھارا دل چاہے اور ہر وہ چیز